غنیۃ القاری شرح صحیح البخاری لمولانا عبد الخالق (المتوفیٰ:1402ھ) کی روشنی میں عقیقہ کی شرعی حیثیت کا تحقیقی مطالعہ

A Research Study about Aqeqah in the light of Ghunyat-ul-Qari Sharha Sahih-ul-Bukhari

Kashif khan
Ph.D Scholar Department of Islamic Theology
Islamia College Peshawar
Email: kk2824013@gmail.com
Dr Muhammad Riaz khan Al-azhari
Associate Professor Department of Islamic Theology
Islamia College Peshawar
Email: drriaz@icp.edu.pk

Abstract
An Aqeqah is observed so that the baby can be protected from future adversities. If someone wants to perform Aqeqah, naming the baby should be delayed to the 7th day of its birth. Naming the baby earlier than is not wrong if one does not intend Aqeqah. The baby's head should be shaved and its hair should be weighed with silver and the price of the silver should be distributed among the poor as a charity. Two goats or Sheep should be slaughtered on behalf of male baby while one goat or sheep should be slaughtered on behalf of female baby.
Many traditions are proven about Aqeqah .Their summary is as follows:
1.Aqeqah is not must or compulsory rather it is better (Mustahab) deed. Doing Aqeqah is rewardable but leaving it is not a sin because our holy Prophet did not Perform Aqeqah on the birth of his son, Ibrahim, which means that it is not must or Sunnah.
2.Aqeqah is a better way of Charity. It makes a Person generous and expresses affiliation with the faith of Ibrahim.
3.It protects the baby from future adversities and hardships. The baby
Becomes obedient to its parents and will intercede with Allah for its Parents.

تمہید:Comprehensible

اسلام اپنے ماننے والوں کو نعمت ملنے پر بعض مواقع پر اس کے اظہار کا حکم دیتا ہے، ان میں سے ایک موقع بچہ یا بچی کی پیدائش بھی ہے اولاد اللہ تعالیٰ اللہ کی طرف سے بڑی نعمت ہے، اس کی قدر اس سے پوچھے جو اُولاد سے محروم ہو، اکثر لوگ بچی کی پیدائش پر نارضگی کا اظہار کرتے ہیں، جب کہ بیٹی کی پیدائش اور اس کی صحیح تربیت حصول جنت کا ذریعہ ہے۔اس لیے اسلام نہ صرف بچے کا عقیقہ کرنے کا حکم کرتا ہے، بلکہ بچی کی پیدائش کی خوشی میں بھی عقیقہ کرنے کا حکم کرتا ہے۔اس لیے عقیقہ کی شرعی حکم معلوم کرنے کے لیے درجہ ذیل سوالات کے جوابات مطلوب ہیں:

1 عقیقہ کرنے کے کیا فوائد ہے؟

2 عقیقہ کا سب سے اچھا وقت کونسا ہے؟

3 اگر کوئی ساتویں دن عقیقہ نہ کرے تو اور اس کے بعد عقیقہ کرے تو اس کیا حکم ہے؟

4 عقیقہ میں کون سے جانور ذبح کرنا جائز ہے اور کون سے ناجائز ہیں؟

5 عقیقہ کے جانور میں گوشت کے تقسیم کے اعتبار سے مستحب عمل کون سا ہے؟

6 عقیقہ کے دوران کون سی چیزیں بچے کے جسم سے ہٹائے جاتے ہیں؟

7 تحنیک کسے کہتے ہیں؟

8 اچھے نام رکھنے کے اثرات کیا ہے؟

9 برے نام رکھنے کے اثرات کیا ہے؟

10 عقیقہ کا شرعی حکم کیا ہے؟

تعارف:INTRODUCTION

اہل عرب اپنی اولاد کا عقیقہ کرتے تھے اور چونکہ عقیقہ میں بہت سی مصلحتیں تھیں، جس کا فائدہ خاندان اور خاندان کے علاوہ لوگوں کو ہوتا تھا اور خود عقیقہ کرنے والوں کو بھی تھا، تو نبی اکرم صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس عمل کو برقرار رکھا اور خود آپ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس پر عمل بھی کیا اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دی، چونکہ عقیقہ میں نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اولاد کے نسب کی اشاعت ہوتی ہے اور اشاعت نسب ایک ضروری اور بنیادی چیز ہے، تاکہ کوئی شخص اس کی نسب کے بارے میں ناپسندیدہ بات نہ کہے اور یہ بات چونکہ نامناسب تھی کہ بچے کا باپ گلی کوچوں میں یہ اعلان کرتا کہ میرا بچہ پیدا ہوا ہے، پس اشاعت واطلاع کے لیے یہی طریقہ بہت مناسب تھا کہ بچے کی پیدائش پر اس کا عقیقہ ہو جائے۔ مسلمان معاشرے میں چونکہ بچہ پیدا ہونے پر عقیقہ کیا جاتا ہے۔ عقیقہ کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے سب پہلے ہم عقیقہ پر سابقہ کام کا جائزہ، پھر عقیقہ کی تعریف اور اس کا حکم بیان کریں گے اور پھر ترتیب کے ساتھ عقیقہ کی وہ صورتیں بیان کریں گے، جن کے بارے میں سوالات کی گئی ہیں۔

سابقہ کام کا جائزہ:Cheeking Previous Work

اس موضوع پر مختلف کتابیں اور کتابچیں لکھی گئی ہیں، جن میں مشہور کتابوں اور کتابچوں کے نام یہ ہیں:

1 "عقیقہ کی شرعی حیثیت" تصنیف: مفتی غلام الرحمٰن صاحب مہتمم جامعہ عثمانیہ پشاور۔

2 "نومولود کے احکام واسلامی نام" مفتی محمد رضوان صاحب۔

3 "عقیقہ کے احکام و مسائل" تصنیف: مولانا محمد یوسف خان صاحب استاذ حدیث جامعہ اشرفیہ لاہور۔

4 "عقیقہ کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا" تصنیف مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی۔

5 "عقیقہ کے فضائل" تصنیف مفتی عبد الرؤف سکھروی صاحب۔

عقیقہ کی تعریف: Definition of Aqeqah

عقیقہ لغت میں پھاڑنا اور کاٹنے کو کہتے ہیں، اصطلاح شرع میں عقیقہ ان بالوں کو کہتے ہیں، جو نوزائیدہ بچے کے سر پر ہوتا ہے یا عقیقہ اس بکری کو بھی کہتے ہیں، جو بچے کے سر مونڈنے کے وقت ذبح کی جاتی ہے۔[1]

اصمعیؒ[2] فرماتے ہیں کہ عقیقہ اصل میں ان بالوں کو کہا جاتا ہے، جو بچے کے پیدائش کے وقت اس کے سر پر ہوتے ہیں اور اس حالت میں بچے کی طرف ذبح کی جانی والی بکری کو عقیقہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ ذبح کے وقت اس بچے سے وہ بال منڈوایے جاتے ہیں۔

خطابیؒ[3] فرماتے ہیں کہ عقیقہ اس بکری کو کہا جاتا ہے، جو بچے کی طرف سے ذبح کی جاتی ہے اور اس حالت میں بچے کی طرف سے ذبح کی جانی والی بکری کو عقیقہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس کی رگیں کاٹی جاتی، یعنی پھاڑی جاتی ہے۔[4]

عقیقہ کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کرنے کے بعد اوپر مطلوبہ سوالات کا تفصیلی جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ عقیقہ کے فوائد: Benefits of Aqeqah

یوں تو عقیقہ کے بہت سے فوائد ہیں، لیکن ان میں سے چند فوائد یہ ہیں:

i۔ معاشرہ میں بچے کا اپنے نسب متعارف کرانا ایک ضروری چیز ہے، تاکہ معاشرہ کے رہنے والوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ بچہ فلاں شخص کا بیٹا ہے، تاکہ کوئی شخص اس کے متعلق ناپسندیدہ بات نہ کہہ سکے۔ بچے کے تعارف کے لیے ایک صورت یہ بھی تھی کہ بچے کا باپ گلی کوچوں میں پکارتا پھرے کہ میرے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے، ظاہر ہے کہ یہ بات ناگوار تھی، اس لیے جب لوگوں کو عقیقہ پر بلایا جائے یا ان کے پاس گوشت بھیجا جائے تو اس کی وجہ سے لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ اس شخص کے ہاں بچہ یا بچی پیدا ہوئی ہے[5]۔

ii۔ عقیقہ کرنے سے انسان میں سخاوت کا مادہ پیدا ہوتا ہے، بخل اور کنجوسی جیسی مذموم صفت سے بچنے کی ایک تدبیر ہے، جو انسان کی خوبی شمار ہوتی ہے[6]۔

iii۔ عقیقہ کرنے سے ملت ابراہیمی سے تعلق کا اظہار ہوتا ہے، کیونکہ عیسائیوں کے ہاں بچہ پیدا ہونے پر زرد رنگ کے پانی میں اس کو رنگ دیا جاتا ہے، جس کو یہ لوگ "معمودیہ" کہتے ہیں، جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ[7]"

ترجمہ: (ہم نے) اللہ کا رنگ قبول کیا ہے اور اللہ کے رنگ سے کس کا رنگ بہتر ہو سکتا ہے اور ہم تو اسی اللہ کے عبادت کرنے والے ہیں۔

iv۔ انسان کو اپنا بچہ بہت پیارا ہوتا ہے، بچے کی پیدائش پر والدین کو بہت خوشی ہوتی ہے اور مستقبل کی امیدوں کی سوچ و فکر سے گھر کا ہر فرد خوشی کی وجہ سے اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکتا، ہر ایک کا دل فرحت و سرور سے لبریز ہوتا ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ بطور تشکر کچھ صدقہ دے اور صدقہ کی بہترین صورت یہی قربانی یعنی عقیقہ ہے[8]۔

v۔ عقیقہ کا گوشت فقراء، مساکین، دوستوں اور رشتہ داروں کو پیٹ بھر کر کھلانے سے طبعی طور پر ان کے دلوں سے دعائیں نکلیں گی، جس سے بچہ کا مستقبل روشن ہوگا، عقیقہ فقراء، مساکین اور دوست و احباب کی دعاؤں کے حصول کا ایک اہم ذریعہ ہے[9]۔

vi۔ اگر والدین اپنے بچے کا عقیقہ کرے اور پھر وہ بچپن میں فوت ہوئے جائے تو عقیقہ کی وجہ سے آخرت میں یہ بچہ والدین کے حق میں شفاعت کرے گا[10]۔

vii۔ جو لوگ اولاد کا عقیقہ کرتے ہیں تو عقیقہ کرنے سے بچہ میں والدین کی نافرمانی کے جذبے سے خلاصی حاصل ہوتی ہے[11]۔

viii۔ عقیقہ کرنے سے بچے کی آفات و تکالیف سے سلامتی اور بہتر طریقے پر نشوونما عقیقہ کے ساتھ رہن ہوتی ہے، چنانچہ عقیقہ کرنے سے ان آفات اور تکالیف سے بچہ چھٹکارا حاصل کرتا ہے اور اس کی نشوونما بہتر طریقہ سے ہوتی ہے[12]۔

2۔ عقیقہ کا سب سے اچھا وقت: Best time for Aqeqah

کسی کو جب اللہ تعالیٰ بچے سے نوازے تو پیدائش کے فوراً بعد بھی عقیقہ کرنا جائز ہے، تاہم ولادت کے ساتویں دن عقیقہ کرنا افضل ہے، احادیث میں ساتویں دن عقیقہ کرنے پر بہت سے احادیث وارد ہوئی ہے، چنانچہ ساتویں دن کے عقیقہ کرنے کے بارے میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"الغلام مرتهن بعقيقة تذبح عنه يوم السابع ويسمى و يحلق راسه"۔[13]

ترجمہ: بچہ اپنے عقیقہ کے ساتھ گروی ہوتا ہے، جو ساتویں روز اس کی طرف ذبح کیا جاتا ہے اس کا نام رکھا جاتا ہے اور سر منڈوایا جاتا ہے۔

اسی طرح عمرو بن شعیب کی روایت میں ہے :

"أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْعَقِيقَةِ يَوْمَ السَّابِعِ لِلْمَوْلُودِ، وَوَضْعِ الْأَذَى، وَتَسْمِيَتِهِ"۔[14]

ترجمہ: نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے نومولود کا ساتویں دن عقیقہ کرنے اور اس کی گندگی دور کرنے اور اس کا نام رکھنے کا حکم فرمایا۔

اسی طرح عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے:

"السُّنَّةُ أَفْضَلُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ تُقْطَعُ جُدُولًا وَلَا يُكْسَرَ لَهَا عَظْمٌ فَيَأْكُلُ وَيُطْعِمُ وَيَتَصَدَّقُ، وَلْيَكُنْ ذَاكَ يَوْمَ السَّابِعِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَفِي أَرْبَعَةَ عَشَرَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَفِي إِحْدَى وَعِشْرِينَ[15]"

ترجمہ: عقیقہ سنت ہے، لڑکے کی طرف سے دو برابر کی بکریاں افضل ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔ اس (یعنی عقیقہ کے جانور) کے اعضاء کاٹے جائیں گے اور اس کی ہڈیوں کو توڑا نہیں جائے گا، اس کے گوشت کو خود بھی کھائیں اور دوسروں کو بھی کھلائیں اور صدقہ بھی کریں اور یہ عقیقہ ساتویں دن کرنا چاہیے، اگر ساتویں دن نہ، تو چودہویں دن اور چودہویں دن بھی نہ ہو تو اکیسویں دن کریں۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ساتویں دن عقیقہ کرنا بہتر اور افضل ہے، چنانچہ فیض القدیر میں محمد عبد الرؤف مناوی کہتے ہیں، کہ ساتویں دن کی فضیلت اس وجہ سے ہے کہ بچے کی پیدائش کے ساتویں دن، بچے پر پورے ہفتہ کا دور مکمل ہو کر بچے کی سلامتی وعافیت وغیرہ کی تکمیل ہو جاتی ہے، اور ہفتہ دنوں کی تکمیل کا زمانہ ہے، جس طرح سال مہینوں کی تکمیل کا زمانہ ہے۔[16]

3۔ اگر کوئی ساتویں دن عقیقہ نہ کرے: If someone does not observe Aqeqah on the 7th day

عقیقہ کا مستحب وقت ساتواں دن ہے، لیکن اگر کوئی ساتویں دن عقیقہ نہ کرے تو آئندہ جب بھی کرے تو ساتویں دن کا خیال کرنا مستحب ہے، اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس دن لڑکا یا لڑکی پیدا ہو، اس سے ایک دن پہلے عقیقہ کر دیں، مثلاً اگر لڑکا جمعہ کے دن پیدا ہوئے، تو اس سے ایک دن پہلے یعنی جمعرات کو عقیقہ کر دے اور اگر جمعرات کو بچہ پیدا ہوا ہے تو بدھ کو عقیقہ کر دے، اس طرح جب بھی عقیقہ کیا جائے گا، وہ حساب سے ساتواں دن پڑے گا۔[17] اگر کوئی شخص ساتویں دن کا لحاظ کیے بغیر کسی بھی دن عقیقہ کرے یا بقر عید کے دن قربانی کے ساتھ عقیقہ کر دے تو بھی جائز ہے[18]۔ اسی طرح جس شخص کا پیدائش کے بعد عقیقہ نہ ہوا ہو تو وہ جب چاہے اپنا عقیقہ کر سکتا ہے، چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ :

"عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ , أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنْ نَفْسِهِ بَعْدَ النُّبُوَّةِ"۔[19]

ترجمہ: قتادہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے نبوت ملنے کے بعد اپنا عقیقہ کرایا۔

4۔وہ جانور جن کا عقیقہ میں ذبح کرنا جائز ہے:Permissible Animals for Aqeqah

درجہ ذیل جانوروں کو عقیقہ میں ذبح کرنا جائز ہے:

i۔ جن جانوروں کی قربانی جائز ہے، ان کو عقیقہ میں ذبح کرنے بھی جائز ہے، جیسے: اونٹ، گائے، بھینس، بکرا وغیرہ ۔اونٹ، گائے میں عقیقہ کے سات حصے رکھ سکتے ہیں، مثلاً کسی شخص کے دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں اور وہ ان سب کا عقیقہ کرتا ہے تو ایک اونٹ یا ایک گائے کو ان سب کی طرف سے عقیقہ میں ذبح کرنا جائز ہے[20]۔

ii۔ گائے، بیل وغیرہ میں کچھ حصے قربانی کے اور کچھ حصے عقیقے کے رکھنا جائز ہے[21]۔

5۔وہ جانور جن کا عقیقہ میں ذبح کرنا نہیں:Non-Permissible Animals for Aqeqah

درجہ ذیل جانوروں کو عقیقہ میں ذبح کرنا جائز نہیں ہے:

جس جانور کی قربانی جائز نہیں، جیسے: ہرن، نیل گائے وغیرہ، اس کا عقیقہ کرنا بھی جائز نہیں اور جس جانور کی قربانی جائز ہے، جیسے: گائے، بیل اور بکرا وغیرہ، اس کا عقیقہ بھی درست ہے[22]۔ اگر کوئی جانور عیب دار ہو یا مقررہ عمر سے کم تو اس کا عقیقہ کرنا جائز نہیں، اگرچہ وہ جانور کتنا زیادہ قیمتی اور اس کا گوشت کتنا ہی لذیذ ہو یا گھر میں پالا ہوا ہو۔ لہٰذا نیل گائے، ہرن، گھوڑے، خرگوش مرغ، بطخ، انڈے وغیرہ کی عقیقہ کرنا صحیح نہیں[23]۔

6۔عقیقہ کے گوشت میں تقسیم کے اعتبار سے مستحب عمل: Best way of distributing the meat of Aqeqah

i۔ عقیقہ کے گوشت کے تین حصے کرنا مستحب ہیں: ایک حصہ صدقہ کردے، ایک حصہ گھر میں رکھ لیے اور ایک حصہ پڑوسیوں اور رشتہ داروں کو دے دیں[24]۔

ii۔ عقیقہ کے گوشت سے دعوت کرنا بھی جائز ہے۔ نیز عقیقہ یا قربانی کا گوشت ولیمہ کی دعوت میں استعمال کرنا بھی جائز ہے[25]۔

7۔ان چیزوں کا بیان جن کو عقیقہ کے دوران بچے کے جسم سے ہٹایا جاتا ہے: Things that should be removed from a baby's body at the time of Aqeqah

عقیقہ میں پیدائش کے وقت بچے سے موجود گندگی دور کرنا، اس کا ختنہ کرانا، خون کا ہٹانا اور سر کے بالوں کو منڈوانا: یہ ایسی چیزیں ہیں، جن کا ثبوت احادیث مبارکہ میں موجود ہے، چنانچہ سلیمان بن عامر الضبی کی حدیث میں ہے، جو انہوں نے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے سنا ہے، فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"مَعَ الغُلاَمِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا، وَأَمِيطُوا عَنْهُ الأَذَى"۔[26]

ترجمہ: غلام کے ساتھ عقیقہ ہے، پس اس سے خون ہٹادو اور گندگی دور کرو۔

ایک روایت میں ہے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"الغلام مرتهن بعقيقة تذبح عنه يوم السابع و يحلق رأسه و يسمى"۔[27]

ترجمہ: بچہ اپنے عقیقہ کے ساتھ گروی ہوتا ہے، جو اس کی طرف سے ساتویں دن ذبح کیا جاتا ہے اور اس کا سر منڈوایا جاتا ہے اور اس کا نام رکھا جاتا ہے۔

امام ترمذی نے اس حدیث پر حدیث حسن صحیح کا حکم لگایا ہے اور شارح عبد الخالق باجوڑی یعنی صاحب غنیۃ القاریؒ نے باب" تسمية الولد غداة يولد "کے عنوان کی تعبیر میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ امام بخاری نے اس قدر الفاظ پر اکتفاء کیا ہے اور حدیث کو مشہور ہونے کی وجہ سے ذکر نہیں کیا۔ امام محمد بن حنبلؒ حدیث کے الفاظ " الغلام مرتهن" کے تفسیر کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب بچہ وفات پاتا ہے اور اس کا عقیقہ نہیں ہوا ہوتا تو وہ اپنے والدین کی شفاعت نہیں کرتا[28]۔

8۔ بچے کی تحنیک کرانا: Circumcising the baby

"تحنيک" باب تفعیل سے مصدر ہے، جس کا معنی ہے "کسی چیز کو چبا کر تالو پر لگانا"۔[29]

شریعت کی اصطلاح میں تحنیک کہتے ہیں " کھجور کو دانتوں سے چبا کر پھر اس کو بچے کے منہ میں ڈالنا"[30]۔

"تحنيک" سے "الحَنَک " بھی ہے، جس کا معنی ہے منہ کے اوپر اور نیچے حصہ۔ تحنیک "التلحي " کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور "تلحي" کا معنی ہے پگڑی کا کچھ حصہ داڑھی کے نیچے رکھنا[31]۔

تحنیک کی ثبوت بہت سے احادیث سے ثابت ہے، چنانچہ ابو موسیٰ کہتے ہیں:

"وُلِدَ لِي غُلاَمٌ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ، فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ، وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ، وَدَفَعَهُ إِلَيَّ"۔[32]

ترجمہ: میرا ایک بچہ پیدا ہوا تو میں نے اس کو نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس لے آیا تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور سے اس کی تحنیک کرائی اور اس کے لیے برکت کی دعا کی اور پھر مجھے دیا۔

ایک دوسری روایت میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

"أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ يُحَنِّكُهُ، فَبَالَ عَلَيْهِ،فَأَتْبَعَهُ المَاءَ"۔[33]

ترجمہ: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک بچہ لایا گیا نبی اکرم ﷺ جب اس کی تحنیک کراتا تو اس بچے نے نبی اکرم ﷺ پر پیشاب کیا تو اس پر پانی بہایا۔

ایک اور روایت میں ہے:

"عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ، قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ، فَأَتَيْتُ المَدِينَةَ فَنَزَلْتُ قُبَاءً،فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ،ثُمَّ "أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا، ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ،ثُمَّ دَعَا لَهُ فَبَرَّكَ عَلَيْهِ"وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الإِسْلاَمِ، فَفَرِحُوا بِهِ فَرَحًا شَدِيدًا، لِأَنَّهُمْ قِيلَ لَهُمْ: إِنَّ اليَهُودَ قَدْ سَحَرَتْكُمْ فَلاَ يُولَدُ لَكُمْ"۔[34]

ترجمہ: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ وہ مکہ میں عبد اللہ بن زبیر پر حاملہ تھی۔ وہ کہتی ہے میں نکلی اور ار میں قریب ولادت تھی۔ پس میں مدینہ آئی اور قباء میں پڑاؤ کی تو میرا قباء میں بچہ پیدا ہوا، جس کو میں نبی اکرم ﷺ کے پاس لے آیا اور اس کو نبی اکرم ﷺ کے گود میں ڈالا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے کھجور منگوائی اور اس کو چبایا پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کی منہ میں تھوک ڈالی اور پہلی چیز جو اس کے پیٹ میں پہنچی وہ رسول اللہ ﷺ کی لعاب دہن مبارک تھا، پھر نبی اکرم ﷺ نے کھجور سے اس کی تحنیک کرائی، پھر اس کے لیے برکت کی دعا کی اور وہ پہلا لڑکا تھا جو اسلام میں پیدا ہوا۔ پس وہ اس کے ساتھ بہت خوش ہوئے، اس لیے ان کو کہا گیا تھا کہ یہود نے آپ پر سحر کیا ہے، لہذا آپ کے بچے پیدا نہ ہوگے۔

اسی طرح ایک روایت میں انس رضی اللہ عنہ سے تحنیک کے بارے میں روایت ہے:

"كَانَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ يَشْتَكِي،فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ،فَقُبِضَ الصَّبِيُّ،فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ،قَالَ:مَا فَعَلَ ابْنِي،قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ:هُوَ أَسْكَنُ مَا كَانَ،فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ العَشَاءَ فَتَعَشَّى،ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا،فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ: وَارُوا الصَّبِيَّ،فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: "أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ؟"قَالَ نَعَمْ،قَالَ "اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا" فَوَلَدَتْ غُلاَمًا،قَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ:احْفَظْهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْسَلَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ، فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ"أَمَعَهُ شَيْءٌ؟" قَالُوا نَعَمْ، تَمَرَاتٌ،فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا،ثُمَّ أَخَذَ مِنْ فِيهِ،فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ وَحَنَّكَهُ بِهِ،وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ"۔[35]

ترجمہ: حضرت اَبو طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا بیمار تھا، وہ سفر میں نکلے، جس دن ان کی واپسی تھی بچہ وفات پا گیا، اَبو طلحہ گھر پہنچے تو پوچھا: میرا بیٹا کیسا ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا، ہمیشہ سے پر سکون ہے، پھر ام سلیم نے ان کے سامنے شام کا کھانا پیش کیا، انھوں نے کھایا، پھر دونوں نے ہم بستری کی، جب فارغ ہوئے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: بچے کو دفن کرو، صبح اَبو طلحہ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات بتائی، آپ نے پوچھا: تم نے آج رات صحبت کی؟ انھوں نے کہا، ہاں! آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! دونوں کے لیے برکت فرما! پس ام سلیم نے دوسرا لڑکا جنا، انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھ سے اَبو طلحہ نے کہا، بچے کو حفاظت کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے پاس لے جاؤ، وہ اس کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لے گئے اور ام سلیم نے انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ چند چھوہارے بھیجے تھے، آپ ﷺ نے بچے کو لیا اور پوچھا: اس کے ساتھ کچھ ہے؟ لوگوں نے بتایا: چند چھوہارے ہیں، آپ ﷺ نے ان کو لیا اور چبایا، پھر اپنے منہ سے لیا اور بچے کے منہ میں ڈالا اور بچے کی اس کے ذریعہ تحنیک کی اور اس کا نام عبد اللہ رکھا۔

9۔اچھے نام رکھنے کے اثرات:The effects of Good name

اسلام نے اچھے اعمال کے ساتھ ساتھ اچھے نام رکھنے کا بھی حکم کیا ہے، جس طرح اچھے اعمال کی وجہ سے انسانی بدن پر اس کے مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں، اسی طرح اچھے نام رکھنے سے بھی انسان کے بدن اور زندگی پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں، چنانچہ ابو درداء رضی اللہ عنہ اچھے نام رکھنے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ، وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ، فَأَحْسِنُوا أَسْمَاءَكُمْ"۔[36]

ترجمہ: تم لوگوں کو قیامت کے دن تمہارے اور تمہارے باپوں کے نام سے پکارا جائے گا۔ اس لیے تم اپنے اچھے نام رکھا کرو۔

ایک اور روایت میں بھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اچھے نام کو پسند کرتے تھے، چنانچہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

" أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ، وَكَانَ إِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَأَلَ عَنِ اسْمِهِ، فَإِذَا أَعْجَبَهُ اسْمُهُ فَرِحَ بِهِ وَرُئِيَ بِشْرُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهُ رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، وَإِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَأَلَ عَنِ اسْمِهَا فَإِنْ أَعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرِحَ وَرُئِيَ بِشْرُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ"۔[37]

ترجمہ: نبی اکرم ﷺ کسی چیز سے بد شگونی نہیں لیتے تھے، اور جب کسی عامل و گورنر کو بھیجتے تھے، تو اس کا نام معلوم کرتے تھے، اگر اس کا نام پسند آتا، تو اس سے خوش ہوتے، اور اس کی خوشی آپ کے چہرے میں نظر آتی تھی

،اور اگر اس کا نام ناپسند فرماتے تو اس کی ناپسندیدگی آپ کے چہرے میں ظاہر ہوتی تھی اور جب کسی بستی میں داخل ہوتے تو اس کا نام معلوم کرتے۔ پس اگر اس کا نام پسند آتا، تو اس سے خوش ہوتے اور اس کی خوشی آپ کے چہرے میں نظر آتی تھی اور اگر اس کا نام ناپسند فرماتے تو اس کی ناپسندیدگی آپ کے چہرہ میں ظاہر ہوتی تھی۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کے اچھے نام رکھنا چاہیے، کیونکہ قیامت کے دن لوگوں کو اچھے ناموں سے پکارا جائے گا، تاکہ صحیح ناموں سے اللہ کے حضور میں پیشی ہو جائے۔

10۔اللہ کے ہاں پسندیدہ نام:Best Name in the sight of Allah

جس طرح نبی اکرم ﷺ کو اچھے نام پسند تھے، اسی طرح اللہ کے ہاں بھی اچھے نام پسندیدہ ہے، چنانچہ اچھے ناموں کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے، جس کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"إن أحب أسمائكم إلى الله عبد الله وعبد الرحمن"۔[38]

ترجمہ: اللہ کے نزدیک تمہارے ناموں میں زیادہ پسندیدہ نام عبد اللہ اور عبد الرحمٰن ہیں۔

ایک روایت میں حضرت عبد الرحمٰن بن ابی سبرۃ رضی اللہ عنہ سے اچھے ناموں کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے، کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"إن من خير أسمائكم عبد الله وعبد الرحمن والحارث"۔[39]

ترجمہ: تمہارے خیر والے ناموں میں سے عبد اللہ، عبد الرحمٰن اور حارث نام بھی ہیں۔

اسی طرح حضرت ابو وہب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، عَبْدُ اللَّهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ"۔[40]

ترجمہ: تم نبیوں کے ناموں پر نام رکھا کرو اور اللہ عزوجل کے نزدیک ناموں میں زیادہ پسندیدہ نام عبد اللہ اور عبد الرحمٰن ہیں۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اچھے اور مختلف انبیا کے ناموں پر بچوں کے نام رکھے ہیں۔

11۔برے نام رکھنے کے اثرات:Effects of Bad Names

نام تو بظاہر ایک چھوٹی سی چیز معلوم ہوتی ہے، لیکن نام رکھنے سے اس نام کے مطابق اچھے اور برے اثرات انسان کی طرف منتقل ہوتی ہیں، اور یہ اچھے اور برے صفات صرف دنیا تک محدود نہیں، بلکہ آخرت سے بھی ان کا تعلق ہوتا ہے۔

ذیل میں ہم ان احادیث کو ذکر کرے گے، جن کا تعلق برے ناموں سے ہیں، چنانچہ حضرت یعیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اونٹنی کو منگا کر فرمایا کہ:

"مَنْ يَحْلُبُهَا،فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا، قَالَ: مَا اسْمُكَ؟، قَالَ مُرَّةُ، قَالَ: اقْعُدْ، ثُمَّ قَامَ آخَرُ، فَقَالَ:مَا اسْمُكَ؟،قَالَ مُرَّةَ: قَالَ: اقْعُدْ،ثُمَّ قَامَ آخَرُ،فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟، قَالَ: جَمْرَةُ، قَالَ: اقْعُدْ، ثُمَّ قَامَ يَعِيشُ،فَقَالَ: مَااسْمُكَ؟ قَالَ: يَعِيشُ، قَالَ: احْلُبْهَا"۔[41]

ترجمہ: اس کا دودھ کون دوہے گا؟ ایک آدمی نے کہا کہ میں، رسول اللہ نے فرمایا کہ آپ کا نام کیا ہے؟ اس نے جواب میں کہا کہ میرا نام "مرہ" یعنی کڑوا ہے، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ، پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا ،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپ کا نام کیا ہے؟ اس نے کہا کہ "جمرہ" یعنی چنگاری تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپ بیٹھ جائیں، پھر یعیش کھڑے ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپ کا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ "یعیش" یعنی زندگی گزارنے والا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپ دودھ دوہیں۔

اسی طرح حضرت سعید بن مسیب اپنے والد حضرت مسیب سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

"أَنَّ أَبَاهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:"مَااسْمُكَ"قَالَ: حَزْنٌ، قَالَ:"أَنْتَ سَهْلٌ"قَالَ: لاَ أُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي قَالَ ابْنُ المُسَيِّبِ:"فَمَا زَالَتِ الحُزُونَةُ فِينَا بَعْدُ"۔[42]

ترجمہ: حضرت مسیب کے والد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے معلوم کیا کہ آپ کا کیا نام ہے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا کہ میرا نام "حزن" (یعنی غم و سختی) ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپ کا نام" سهل "(یعنی آسانی) ہے، تو اس کے والد نے کہا کہ میں اس نام کو نہیں بدلوں گا، جو میرے والد نے رکھا تھا۔

اسی طرح حضرت یحیٰی بن سعید سے روایت ہے کہ:

" أن عمر بن الخطاب - رحمهة الله عليه - قال لرجل: ما اسمك؟ قال جمرة، قال: ابن من؟ قال: ابن شهاب: قال: ابن من؟ قال: ابن الحرقة، قال: أين مسكنك؟ قال: بحرة النار، قال: بأيها؟ قال: بذات لظى، قال عمر: أدرك أهلك فقد احترقوا، قال: فكان كما قال عمر"۔[43]

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے معلوم کیا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ "جمرہ "(یعنی چنگاری) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر معلوم کیا کہ تم کس کے بیٹے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ شہاب (یعنی آگ کا شعلہ) کا بیٹا ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد معلوم کیا کہ تم کس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہو؟ اس نے جواب دیا" حرقة"یعنی آگ جلانے والے "قبیلہ سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر معلوم کیا کہ تم کہاں

رہتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا کہ "حرة النار" یعنی آگ کی گرمی میں رہتا ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر معلوم کیا کہ یہ "حرة النار" کے کس علاقہ میں ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ "ذات لظى" یعنی بھڑکتی ہوئی آگ کے علاقہ میں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ، وہ جل گئے ہیں۔ روای کہتے ہیں کہ اس نے جا کر دیکھا تو ویسے ہی پایا، جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔

12۔ عقیقہ کا شرعی حکم: Status of Aqeqah in Islam

عقیقہ کے حکم میں اختلاف ہے، لیث بن سعد اور ابو الزنادؒ فرماتے ہیں کہ عقیقہ واجب ہے اور یہ امام احمدؒ کی بھی ایک روایت ہے، ان کی طرف سے حدیث میں امر کی ظاہری صیغے کو دیکھ کر یہ حکم لگایا گیا ہے، جیسا کہ سلیمان بن عامر الضبی کی حدیث میں ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ:

"مع الغلام عقيقة فأهريقوا عنه دمًا وأميطوا عنه الأذى"۔[44]

ترجمہ: بچے کے ساتھ اس کا عقیقہ پیدا ہوتا ہے، پس اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے گندگی ہٹاؤ۔

امام محمد بن حسن فرماتے ہیں کہ عقیقہ نفل ہے اور لوگ اس کو ادا کرتے ہیں، لیکن پھر عید الاضحیٰ کی قربانی کی وجہ سے منسوخ ہوگئی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عقیقہ منسوخ نہیں ہے، لیکن نبی اکرم ﷺ نے عقوق کو ناپسند کہا ہے، کیونکہ یہ جاہلیت کے ناموں میں سے ہے، کیونکہ وہ لوگ بعض ممنوع افعال کا ارتکاب کرتے تھے، جیسے نومولود کے سر کو خون سے لت پت کرتے تھے، اس وجہ سے اس کو منسوخ ہونے کا وہم ہوگیا، حالانکہ شک کے ساتھ نسخ ثابت نہیں ہوتا، باوجود اس کے کہ اس کے متعلق وارد ہونے والے حدیث میں عقیقہ چھوڑنے والے پر وعید آئی ہے۔ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ عقیقہ سنت نہیں ہے، کیونکہ ابراہیم بن موسیٰ اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے قصے میں یہ منقول نہیں کہ حضور ﷺ نے ان دونوں کی طرف سے عقیقہ کرنے کا حکم دیا اور یہ بھی منقول نہیں کہ حضور ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی طرف سے عقیقہ کیا ہو۔ پس جو کسی کی طرف سے عقیقہ کرنا چاہے تو اس کی پیدائش کے ساتویں روز عقیقہ کرے اور ساتویں دن تک اس کے نام رکھنے کو بھی مؤخر کرے اور جس کا عقیقہ کرنے کا ارادہ نہ ہو تو نام رکھنے میں جلدی کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، بچے کے سر کو منڈوائے اور اس کے بالوں کو چاندی کے ساتھ تولے اور اتنی مقدار چاندی صدقہ کرے اور عقیقہ لڑکے کے طرف سے دو بکرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے۔

عقیقہ کے بارے میں مختلف رویات ثابت ہے، ایک روایت میں "عنه" کا حکم ساقط ہے اور اس کا مراد ہے کہ جس بچے کی طرف سے عقیقہ کا ارادہ نہ ہو تو پیدائش کے دن اس کا نام رکھنا درست ہے اور ایک روایت میں "وإن لم يعق

عنہ[45]" کے الفاظ ہیں اور اس کا مطلب یہ ہے کہ پیدائش کی صبح اس کا نام رکھے اور نام رکھنے کو ساتویں دن تک مؤخر نہ کرے، چاہے اس کی طرف سے عقیقہ کرنے کا ارادہ ہو یا نہ ہو، لیکن پہلا نسخہ بہتر ہے، کیونکہ دوسرے کے بارے میں ساتویں روز نام رکھنے کی احادیث وارد ہوئی ہیں، جیسے سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بچہ اپنے عقیقہ کے ساتھ گروی ہوتا ہے، جو ساتویں روز اس کی طرف ذبح کیا جاتا ہے اس کا نام رکھا جاتا ہے اور سر منڈوایا جاتا ہے اور ایک روایت میں مرتھن[46] کی جگہ رھین[47] کے الفاظ آئے ہیں۔

نتائج البحث:Findings

زیر نظر تحقیقی مقالہ سے درجہ ذیل نتائج اخذ کیے گیے ہیں:

I. ذخیرہ احادیث اور فقہاے کرام کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ عقیقہ کوئی واجب یا سنت عمل نہیں ہے ،بلکہ زیادہ سے زیادہ سے ایک مستحب عمل ہے، جس کے کرنے میں ثواب اور نہ کرنے میں گناہ نہیں۔

II. عقیقہ کے مستحب ہونے پر سب سے ٹھوس دلیل یہ ہے کہ خود نبی اکرم ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم کا عقیقہ نہیں کرایا تھا۔

III. عقیقہ کے بارے میں بہت سے احادیث" غنية القاری شرح صحيح البخاری "میں ذکر کیے گیے ہیں

۔

IV. زیر تحقیق کاوش سے معلوم ہوا کہ احادیث کے متعدد کتب میں عقیقہ کے بارے میں احادیث موجود ہیں۔

V. عقیقہ کرنے سے انسان میں سخاوت کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔

VI. عقیقہ کرنے سے ملت ابراہیمی سے تعلق کا اظہار ہوتا ہے۔

VII. عقیقہ صدقہ کی ایک بہترین شکل ہے۔

VIII. عقیقہ کا گوشت فقراء، مساکین، دوستوں اور رشتہ داروں کو پیٹ بھر کر کھلانے سے طبعی طور پر ان کے دلوں سے دعائیں نکلتی ہیں، جو بچے کا مستقبل روشن ہونے کی ایک واضح علامت ہے۔

IX. عقیقہ کرنے سے بچہ مستقبل کے آفات اور تکالیف سے نجات پاتا ہے۔

X. عقیقہ کرنے سے بچہ ماں باپ کا فرمان بردار بن جاتا ہے۔

XI. عقیقہ کرنے سے بچہ قیامت کے دن والدین کے حق میں شفاعت کرے گا۔

مصادر و مراجع

[1] الصحاح، ج1، ص214، الطبعة: الخامسة، 1420ھ / 1999م، المكتبة العصرية - الدار النموذجية، بيروت - صيدا۔

[2] **اصمعی: آپ کا پورا نام** أبو سعيد عبد الملك بن قريب بن على بن اصمع بن مظهر بن رياح بن عمرو بن عبد شمس بن أعيابن سعد بن عبد بن غنم بن قتيبه بن معن بن مالک بن أعصر بن سعد بن قيس عيلان بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ہے۔ اصمعی باہلی نام سے آپ مشہور ہے۔ علم لغت اور علم نحو کے ماہر تھے، اخبار ،نوادرات اور عجائبات کے امام تھے۔ آپ کے تصانیف بہت ہیں، جن میں سے اَبل، خلق الإنسان، المترادف، العرف ہے۔ 177 ہجری میں پیدا ہوئے اور 216 ہجری میں فوت ہوئے۔(أبو العباس شمس الدين أحمد بن محمد بن إبراهيم بن أبي بكر ابن خلكان برمكی إربلی (م:68ھ)، وفيات الأعيان وأنباء أبناء زمان، طبعه اولی: 1900، دار صادر۔ بیروت، ج3، ص، 170)

[3] **خطابی: آپ کا پورا نام** ابو سلیمان احمد بن محمد خطابی ہے، صاحب تصانیف بھی ہے۔ 310 ہجری سے کچھ اوپر پیدا ہوئے۔ علم فقہ مذہب

شافعی کے طرز پر ابو بکر قفال الشاشی اور ابو علی بن ابو ہریرہ اور ان کے ہم عصر علماے کرام سے حاصل کیا۔ آپ کی تصانیف میں سے شرح السنن شامل ہے۔(أبو عبد الله، شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذہبی (م: 748ھ)، سير أعلام النبلاء، طبعه: 1427ھ-2006م ،دار الحديث- قاهره، ج12، ص496۔)

[4] ابن بطال، أبو الحسن علي بن خلف بن عبد الملك (م: 449ھ)، شرح صحيح البخاری لابن بطال، باب إماطة الأذى عن الصبى فى العقيقة، ج5، ص374، الطبعة: الثانية، 1423ھ - 2003م، مكتبة الرشدالسعودية، الرياض

[5] الشاه ولي الله الدهلوي ،أحمد بن عبد الرحيم بن الشهيد وجيه الدين بن معظم بن منصور(م: 1176ھ)، حجةالله البالغة، باب العقيقة ج2، ص223، الطبعة: الأولى، سنة الطبع: 1426 ھ - 2005م، دار الجيل، بيروت- لبنان۔

[6] حجة الله البالغة، باب العقيقة ج2، ص223۔

[7] البقرة:138/2

[8] لجنة علماء برئاسة نظام الدين البلخي، الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، الباب الثاني في وجوب الأضحية بالنذروما، ج5، ص293،294، الطبعة: الثانية، 1310 ھ، دار الفكر۔

[9] حجة الله البالغة، باب العقيقة ج2، ص223۔

[10] محمد بن عبد الهادي التتوي، أبو الحسن، نور الدين السندي(م: 1138ھ)، حاشية السندي على سنن النسائي(مطبوع مع السنن)، كتاب العقيقة، ج7، ص166، الطبعة:الثانية، 1406 – 1986، مكتب

المطبوعات الإسلامية حلب،القاري،علي بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدين الملا الهروي (م: 1014ه)، مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح،باب العقيقة،ج7،ص2688، الطبعة: الأولى، 1422هـ - 2002م،دار الفكر، بيروت - لبنان۔

[11] مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح،باب العقيقة،ج7،ص2690۔

[12] مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح،باب العقيقة،ج7،ص2690۔

[13] الترمذي، أبو عيسى ،محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك(م: 279ه)، سنن الترمذي، كتاب العقيقة،باب من العقيقة،ج3،ص153، الطبعة: الثانية، 1395 هـ - 1975 م،شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي - مصر،رقم الحديث:1522۔

[14] مُصنف ابن أبي شيبة،كتاب العقيقة ،باب في أي يوم تذبح العقيقة،ج5،ص115،رقم الحديث:24255۔

[15] أبو عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه بن نُعيم بن الحكم الضبي الطهماني النيسابوري المعروف بابن البيع (م: 405ه)، المستدرك على الصحيحين،كتاب الذبائح،ج4،ص266،الطبعة: الأولى، 1411 - 1990،دار الكتب العلمية – بيروت،رقم الحديث:7595۔

[16] محمد عبد الرؤوف المناوي،فيض القدير،ج15،ص434، الطبعة الاولى 1415 هـ - 1994 م،دار الكتب العلمية بيروت - لبنان۔

[17] أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي (م: 676ه)، المجموع شرح المهذب(مع تكملة السبكي والمطيعي)،باب العقيقة،ج8،ص431،الطبعة غير معلوم،دار الفكر۔

[18] تھانوی،اشرف علی،بہشتی زیور،عقیقہ کا بیان،تیسرا حصہ،ص168،طبعہ غیر معلوم،گابا سنز۔

[19] أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (م: 458ه)، السنن الكبرى،باب العقيقة سنة ،ج9،ص505، الطبعة: الثالثة، 1424 هـ - 2003 م،دار الكتب العلمية، بيروت – لبنات،رقم الحديث:19273۔

[20] فتاوى ہنديه ،كتاب الأضحية،الباب الثاني في وجوب الأضحية بالنذروما،ج5،ص294۔

[21] فتاوى ہنديه ،كتاب الأضحية،الباب الثاني في وجوب الأضحية بالنذروما،ج5،ص294۔

[22] فتاوى ہنديه ،كتاب الأضحية،الباب الثاني في وجوب الأضحية بالنذروما،ج5،ص294۔

[23] النووي،أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف (م: 676ه)، المجموع شرح المهذب(مع تكملة السبكي والمطيعي)،باب العقيقة ،ج8،ص430،الطبعة غير معلوم،دار الفكر۔

[24] فتاوى ہنديه ،كتاب الأضحية،الباب الثاني في وجوب الأضحية بالنذروما،ج5،ص294۔

[25] ابن عابدين، محمد أمين بن عمر بن عبد العزيز عابدين الدمشقي الحنفي (م: 1252ه)، رد المحتار على الدر المختار،كتاب الأضحية،6،ص326الطبعة:الثانية، 1412هـ - 1992م،دار الفكر-بيروت۔

[26] صحيح البخاري، كتاب العقيقة،بَابُ إِمَاطَةِ الأَذَى عَنِ الصَّبِيِّ فِي العَقِيقَةِ،ج7،ص85،رقم الحديث:5471۔

[27] سنن الترمذي، كتاب العقيقة،باب من العقيقة،ج3،ص153،رقم الحديث:1522۔

[28] أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (م: 241ھ)، مسند الإمام أحمد بن حنبل، مسند الإمام أحمد بن حنبل،ج33،ص274، الطبعة: الأولى، 1421 هـ - 2001 م،مؤسسة الرسالة۔

[29] محمد بن أحمد بن الأزهري الهروي، أبو منصور (م: 370ھ)، تهذيب اللغة،ج4،ص66، الطبعة: الأولى، 2001م ،دار إحياء التراث العربي - بيروت۔

[30] تهذيب اللغة،ج4،ص66۔

[31] تهذيب اللغة،ج4،ص66۔

[32] صحيح البخاري، كتاب العقيقة،باب تسمية المولود غداة يولد،لمن لم يعق، ج،ص80،رقم الحديث:5467۔

[33] صحيح البخاري، كتاب العقيقة،باب تسمية المولود غداة يولد،لمن لم يعق،ج7،ص84،رقم الحديث:5468۔

[34] صحيح البخاري،كتاب العقيقة،باب تسمية المولود غداة يولد،لمن لم يعق،ج7،ص84،رقم الحديث:5469۔

[35] صحيح البخاري،كتاب العقيقة،باب تسمية المولود غداة يولد،لمن لم يعق،ج7،ص84،رقم الحديث:5470۔

[36] أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني (م: 275ھ)، سنن أبي داود،كتاب الأدب ،بب في تغيير الأسماء،ج4،ص287،الطبعة غير معلوم،المكتبة العصرية،صيدا – بيروت،رقم الحديث:4948۔

[37] أبوداؤد،كتاب الطب،باب في الطيرة ،ج8،ص240،رقم الحديث:16522۔

[38] أبو الحسن،مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري (م: 261ھ)،المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم،كتاب الأداب ،باب النهي عن التكنى بأبي القاسم وبيان مايستحب من الأسماء،ج3،ص1682،الطبعة غير معلوم،دار إحياء التراث العربي - بيروت،رقم الحديث:2132۔

[39] أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (م: 241ھ)،مسند الإمام أحمد بن حنبل،ج29،ص147، الطبعة: الأولى، 1421 هـ - 2001 م،مؤسسة الرسالة،رقم الحديث:17605۔

[40] أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني، النسائي (المتوفى: 303ھ)،السنن الصغرى للنسائي،كتاب الخيل،باب مايستحب من شبيبة الخيل،ج6،ص218،الطبعة: الثانية، 1406 - 1986،مكتب المطبوعات الإسلامية – حلب، رقم الحديث:3565۔

[41] أبو القاسم،الطبراني سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي،(م: 360ھ)،المعجم الكبير،ج22،ص277،الطبعة غير معلوم،مكتبة ابن تيمية – القاهرة،رقم الحديث:710۔

[42] صحيح البخاري،كتاب الأدب ،باب اسم الحزن،ج8،ص43،رقم الحديث:6190۔

[43] مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني (م: 179ھ)، موطأ الإمام مالك،باب مايكره من الأسماء،ج2،ص153،الطبعة غير معلوم،مؤسسة الرسالة،رقم الحديث:2050۔

44 البخاري،أبو عبدالله ،محمد بن إسماعيل الجعفي،صحيح البخاري،باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة:،ج7،ص84، الطبعة: الأولى، 1422ھ ،دار طوق النجاة ،رقم الحديث: 5471۔

[45] مسند الإمام أحمد بن حنبل،ج33،ص274،رقم الحديث:20188۔

[46] سنن الترمذي،باب من العقيقة،ج4،ص101، رقم الحديث:1522۔

[47] السنن الصغرى للنسائي،كتاب العقيقة ،باب متى يعق،ج7،ص166، رقم الحديث:4220۔